گستاخ صحابہ کی سزا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❁ علامہ ابوالحسن، علی بن عبد الکافی، سبکی رحمہ اللہ (٧٥٦ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّنِي كُنْتُ بِالْجَامِعِ الْأُمَوِيِّ ظُهْرَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ سَادِسَ عَشَرَ جُمَادَى الْأُولٰى سَنَةَ خَمْسٍ وَّخَمْسِينَ وَسَبْعِمِائَةٍ فَأُحْضِرَ إِلَيَّ شَخْصٌ شَقَّ صُفُوفَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْجَامِعِ وَهُمْ يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ وَهُوَ يَقُولُ : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَ آلَ مُحَمَّدٍ وَّيُكَرِّرُ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهٗ مَنْ هُوَ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ : أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَيَزِيدُ وَمُعَاوِيَةُ فَأَمَرْتُ بِسَجْنِهٖ وَجَعْلِ غُلٍّ فِي عُنُقِهٖ، ثُمَّ أَخَذَهُ الْقَاضِي الْمَالِكِيُّ فَضَرَبَهٗ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلٰى ذٰلِكَ، وَزَادَ فَقَالَ : إِنَّ فُلَانًا عَدُوُّ اللّٰهِ، وَشَهِدَ عِنْدِي عَلَيْهِ بِذٰلِكَ شَاهِدَانِ وَقَالَ : إِنَّهٗ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَأَنَّهٗ ظَلَمَ فَاطِمَةَ مِيرَاثَهَا وَأَنَّهٗ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ كَذَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْعِهٖ مِيرَاثَهَا، وَكَرَّرَ عَلَيْهِ الْمَالِكِيُّ الضَّرْبَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الْمَذْكُورِ وَيَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ ثَامِنَ عَشَرَ الشَّهْرِ الْمَذْكُورِ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلٰى

ذٰلِكَ، ثُمَّ أَحْضَرُوهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ تَاسِعَ عَشَرَ الشَّهْرِ بِدَارِ الْعَدْلِ وَشُهِدَ عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فَلَمْ يُنْكِرْ وَلَمْ يَقُلْ وَلٰكِنْ صَارَ كُلُّ مَا سُئِلَ يَقُولُ : إِنْ كُنْتُ قُلْتُ فَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكُرِّرَ السُّؤَالُ عَلَيْهِ مَرَّاتٍ وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا الْجَوَابَ، ثُمَّ أُعْذِرَ إِلَيْهِ فَلَمْ يُبْدِ دَافِعًا ثُمَّ قِيلَ لَهُ : تُبْ، فَقَالَ : تُبْتُ عَنْ ذُنُوبِي وَكَرَّرَ عَلَيْهِ الِاسْتِتَابَةَ وَهُوَ لَا يَزِيدُ فِي الْجَوَابِ، عَلٰى ذٰلِكَ الْبَحْثِ فِي الْمَجْلِسِ فِي كُفْرِهِ وَفِي قَبُولِ تَوْبَتِهِ بِبَعْضِ مَا تَضَمَّنَتْهُ هٰذِهِ الْكُرَّاسَةُ فَحَكَمَ الْقَاضِي الْمَالِكِيُّ بِقَتْلِهِ فَقُتِلَ .

''میں ایک دفعہ ظہر کے وقت جامع مسجد اموی میں موجود تھا، یہ ۱۶ جمادی اولیٰ، سن ۷۵۵ ہجری، بروز سوموار کی بات ہے۔ میرے پاس جامع اموی میں ایک شخص حاضر ہوا، لوگ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے نماز نہیں پڑھی، بلکہ صفیں چھیرتا ہوا میرے پاس پہنچا، زبان سے بار بار یہ کہہ رہا تھا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے، جس نے آل محمد پر ظلم کیا۔'' میں نے پوچھا: کس نے ظلم کیا؟ بولا :''ابوبکر۔'' میں نے پوچھا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ؟ کہنے لگا: ''(ہاں، ہاں) ابوبکر، عمر، عثمان، یزید اور معاویہ، یہ سب۔'' تو میں نے حکم دیا کہ اس شخص کے گلے میں طوق ڈال کر قید کر دیا جائے۔ پھر اسے قاضی مالکی نے پکڑا اور مارا، مگر یہ اپنی بات پر ڈٹا رہا، بلکہ ایک اور بات کہی، اس وقت میرے پاس دو گواہ بھی موجود تھے، کہنے لگا: ''فلاں اللہ کا دشمن ہے اور وہ حق پر فوت نہیں ہوا، اس نے

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو میراث سے محروم کر کے ظلم کیا اور اس نے فاطمہ کی میراث روک کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا۔'' اس کی مراد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ قاضی مالکی نے اسے اس دن کئی بار مارا، پھر بدھ والے دن ۱۸ جمادی الاولیٰ کو بھی مارا، مگر وہ اپنی بات پر ڈٹا رہا، پھر اسے جمعرات ۱۹ جمادی الاولیٰ کو عدالت میں پیش کیا گیا اور اس کے سامنے گواہ پیش کیے گئے، اس نے انکار نہیں کیا اور نہ کوئی بات کی، البتہ ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا رہا: ''اگر میں نے ایسا کہا ہے، تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔'' پھر اس پر بار بار سوال دہرایا گیا، مگر وہ یہی جواب دیتا رہا۔ پھر اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا گیا، مگر اس نے اپنے دفاع میں کچھ نہ کہا۔ پھر اسے کہا گیا کہ توبہ کر لو، تو اس نے کہا: ''میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔'' بار بار اسے توبہ کرنے کو کہا گیا، مگر وہ جواب میں اس سے زائد کچھ نہ کہتا تھا۔ اس مجلس میں اس کے کفر اور قبول توبہ کے متعلق بحث ہوئی، اس میں سے بعض کا ذکر اس تحریر میں کر دیا گیا ہے۔ پھر قاضی مالکی نے اس کے قتل کا فیصلہ سنایا اور اسے قتل کر دیا گیا۔''

(فتاوى السّبكي : 2/570-571)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀